پروفیسر علی محسن صدیقی

لفظِ مولیٰ کی تشریح

عربی زبان میں لفظ "مولیٰ" متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں اس کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہیں۔

۱۔ لغوی معنی

مولیٰ کا مادہ "وَ لِ یَ" ہے جس کے معنی قرب اور نزدیکی کے ہیں۔ عربی محاورہ ہے: "بتاعد بعد ولی" یعنی وہ نزدیکی کے بعد دور ہو گیا۔[۱]

"وَلاء" (بواوِ مفتوح) ملک اور محبت کو کہتے ہیں۔ "وِلاء" (بواوِ مکسور) اس میراث کو کہتے ہیں جس کا انسان کسی ایسے شخص کی آزادی سے جو اس کی ملکیت میں تھا یا جس نے اس کے ساتھ "موالاۃ" کا عہد و پیمان باندھا تھا، مستحق ہوا ہو۔[۲]

"وَلاء" (بفتح واو) بمعنی ملک "مولیٰ" کا اسم ہے اور مولیٰ مالک کو کہتے ہیں۔[۳]

ان مختلف مشتقات کے مصادر مختلف ہیں۔ "وَلایۃ" (بفتح واو) نسب نصرت اور عتق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ "وِلایۃ" (بکسر واو) امارت کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ "وَلاء" آزاد کردہ شخص کے لیے اور "مُوالاۃ" والی اور دوست کے لیے مستعمل ہیں۔[۴]

لفظ "وِلاء" اور "توالی" کا مفہوم حقیقی یہ ہے کہ جن دو چیزوں میں اس کا وقوع ہو، ان میں کسی قسم کا فرق باقی نہ رہے اور دونوں میں سے کسی میں وہ بات نہ پائی جائے جو دوسرے میں موجود نہ ہو۔ اس معنی حقیقی

۱۔ اسماعیل بن حماد جوہری متوفی ۳۹۸ھ۔ تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ۔ دار الکتاب العربی مصر جلد ششم صفحہ ۲۵۲۸۔

۲۔ محمد فرید وجدی۔ دائرۃ المعارف القرآن الرابع عشر/العشرین۔ مطبع دائرۃ المعارف القرن العشرین مصر ۱۳۴۴ھ جلد دہم صفحہ ۸۱۱۔

۳۔ سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ۔ تاج العروس من جواہر القاموس۔ مطبعہ خیریہ مصر ۱۳۰۶ھ۔ جلد دہم ص ۳۹۹۔

۴۔ مجد الدین مبارک بن اثیر جزری متوفی ۶۰۶ھ۔ النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر۔ مطبعہ خیریہ مصر ۱۳۲۲ھ جلد چہارم ص ۲۲۶۔

کی مناسبت سے اس سے بطور استعارہ قرب کا مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ یہ قرب مختلف النوع ہوتا ہے مثلاً باعتبار مقام، نسبت، دین، دوستی، نصرت اور اعتقاد۔ اور یوں اگر دو یا دو سے زائد افراد کے باہم اتحادِ مقالی، نسبی، دینی وغیرہ ہوں تو ہم انھیں ایک دوسرے کا مولی، ولی اور متولی کہیں گے۔ "وَلایة" (بواوِ مفتوح) کے معنی کسی کو کسی کام کا متولی بنانا اور اُسے اس پر مامور کرنا ہے اور یوں اعراب کے فرق سے اس لفظ کے مفاہیم بدل جاتے ہیں۔ مگر بعض اہلِ لغت کی یہ رائے ہے کہ "وِلایة" (بکسر واؤ) اور "وَلایة" (بفتح واؤ) معنی کے اعتبار سے مختلف نہیں ہیں، جیسے "دَلالة" (بفتح دال) اور "دِلالة" (بکسر دال) میں معنی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ اس مفہوم میں "ولی" اور "مولیٰ" دونوں استعمال ہوتے ہیں اور ان میں باہم دگر کوئی فرق نہیں ہے۔ معنی فاعلی میں "موالی" اور معنی مفعولی میں "موالی" کہا جاتا ہے[۵۵]

اسی طرح اگر کوئی شخص مولیٰ نہ ہو مگر اپنے کو مولیٰ ظاہر کرے تو اس کے لیے "مولویة" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ عربی میں کہتے ہیں۔ "ھو یتمولی علینا" یعنی وہ اگرچہ مولیٰ نہیں ہے مگر اپنے کو مولیٰ ظاہر کرتا ہے۔ اس کا اسم "وَلاء" ہے۔[۵۶]

۲۔ استعمال

لفظ مولیٰ مختلف صورتوں میں یعنی کبھی واحد، کبھی جمع، کبھی کسی اضافت کے بغیر اور کبھی اضافت کے ساتھ عربی زبان میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ قرآنِ حکیم میں یہ لفظ اکیس[۲۱] بار آیا ہے اور مختلف معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ اسی طرح احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں الفاظ مولیٰ، موالی، ولاء، ولی اور تولی بار بار مذکور ہیں۔ کتبِ صحاحِ ستہ کے علاوہ دیگر مسانید اور کتبِ سنن میں بھی ان کے مشتقات متعدد احادیث و احکام کے ضمن میں آتے ہیں۔ لفظ مولیٰ ایک ایسا اسم ہے جو جماعتِ کثیرہ، معانیِ مختلفہ اور مفاہیم متعددہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ان معانی میں سے اکثر احادیث میں مراد لیے گئے ہیں اور اقتضائے بیان و سیاق و سباق کے لحاظ سے جو مفہوم متبادر ہوتا ہے وہی مرعی و ملحوظ رکھا جاتا ہے[۵۷]۔ ہم ذیل میں ان مفاہیم کی کسی قدر وضاحت

---

۵۵ حسین بن محمد بن مفضل الملقب براغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ۔ المفردات فی غریب القرآن۔ نور محمد اصح المطابع، کراچی، ۱۳۸۰ھ ص ۵۵۵

۵۶ ابن منظور افریقی مصری متوفی ۷۱۱ھ۔ لسان العرب۔ مطبعہ میریہ، بولاق مصر، ۱۳۰۷ھ۔ جلد بیستم، ص ۲۹۲

۵۷ ابن اثیر جزری۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر۔ جلد چہارم، ص ۲۴۶

کریں گے۔

۱۔ ناصر و معین (مددگار) لفظ مولیٰ مدد کرنے والے، اعانت کرنے والے اور حامی کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱۔ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝[۵۸] (الانفال ۴۰)

اور اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو جان لو کہ اللہ تمھارا ناصر ہے۔ وہ اچھا معین و مددگار ہے۔

۲۔ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝[۵۹] (الحج ۱۳)

وہ شخص ایسے (معبود) کی عبادت کر رہا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب الوقوع ہے۔ وہ (معبودِ باطل) بُرا حامی و مددگار ہے اور وہ (شخص) اس کا بُرا ساتھی ہے۔

۳۔ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝[۱۰] (الحج ۷۸)

وہ (اللہ) تمھارا مددگار ہے۔ وہ اچھا ناصر و معین ہے۔

۴۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝[۱۱] (محمد ۱۱)

یہ اس لیے ہے کہ اللہ مسلمانوں کا ناصر و معین ہے اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

۵۔ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝[۱۲] (آل عمران ۱۵۰)

بلکہ اللہ تمھارا مددگار ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ[۱۳] (التحریم ۴)

رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مددگار و رفیق اللہ، جبریل اور نیک مسلمان ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

---

۵۸ ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر زمخشری خوارزمی متوفی ۵۳۸ھ۔ تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل مطبعہ مصطفیٰ بابی حلبی، مصر ۱۹۴۸ء۔ جلد دوم، ص ۱۵

۵۹ ایضاً، ج ۲، ص ۳۴۳

۱۰ زمخشری۔ تفسیر کشاف۔ ج ۲، ص ۳۵۶

۱۱ ایضاً، ج ۳، ص ۱۲۹

۱۲ ایضاً، ج ۱، ص ۳۵۴

۱۳ ایضاً، ج ۳، ص ۲۴۶

"قریش والانصار وجهينة ومزينة واسلم وغفار واشجع[۱۴] موالی لیس لهم مولی دون الله ورسوله"[۱۵]

یعنی قبائل قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع اللہ اور اس کے رسولؐ کے معین و مددگار ہیں

۲۔ سید، مالک، متولی اور ولی

قرآن مجید میں ہے:

۱۔ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ[۱۶] ○ (التحریم: ۲)

اور اللہ تمہارا مالک ہے۔ اور وہ بڑا دانا و حکمت والا ہے۔

۲۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ[۱۷] ○ (البقرہ: ۲

اور اے اللہ ہم کو معاف کر دے، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا مالک ہے۔ ہمیں کافرو

پر غلبہ عطا فرما۔

۳۔ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ[۱۸] (الانعام: ۶۲)

پھر سب اللہ کے پاس جو ان کا مالک حقیقی ہے لائے جائیں گے۔

۴۔ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ[۱۹] ○ (ا

---

۱۴ قریش فہر بن مالک کا لقب ہے جو کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کی نسل سے تھا۔ انصار، ا خزرج کے قبائل کا نام اسلامی ہے، یہ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے تھے جو کہلان بن سبا کی شاخ اور قحطانی عرب تھے۔ جہیہ بنو قضاعہ کی شاخ تھا جس کا نسلی سلسلہ قحطان سے ملتا ہے۔ مزینہ کا تعلق عمرو بن طانجہ بن الیاس بن مضر سے تھا۔ ا بن عامر بن قمعہ بن الیاس بن مضر کی فرع تھا۔ غفار خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اشجع بن مضر کی شاخ تھا۔ (الملک المؤید عماد الدین اسماعیل ابوالفدا متوفی ۷۳۲ھ۔ المختصر فی اخبار البشر مطبعہ حسینیہ مصر، ۱۳۲۵ ص ۱۰۸، ۱۰۱، وابن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ھ۔ جمہرۃ انساب العرب۔ دار المعارف، مصر ۱۳۸۲ھ۔ ص ۳۳۴، ۴۸۰، ۲۴۵؛ دالمختصر فی ج ۱، ص ۱۰۶ (بالترتیب)

۱۵ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ صحیح البخاری۔ مطبعہ ہاشمی، میرٹھ، ۱۳۲۸ھ۔ ج ۱، ص

۱۶ زمخشری۔ تفسیر کشاف۔ ج ۳، ص ۲۴۵

۱۷ ایضاً، ج ۱، ص ۳۰۸

۱۸ ایضاً، ج ۱، ص ۵۰۹

۱۹ ایضاً، ج ۱، ص ۴۳

(اے محمدؐ) آپ کہہ دیجیے کہ ہم پر صرف وہی مصیبت آئے گی جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کردی ہے۔ وہ ہمارا مالک ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

حدیث میں آیا ہے:

ایما عبد تزوج بغیر اذن موالیہ فھو عاھر۔

جس غلام نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو وہ گناہگار (زانی) ہوا۔

یہی حدیث ان الفاظ سے بھی روایت کی گئی ہے " ایما عبد نکح بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل"[۲۰]

۳۔ رب: قرآن میں ہے۔

۱۔ هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ وَرُدُّوٓا إِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝[۲۱] (یونس: ۳۰)

اس مقام پر ہر شخص اپنے اعمال کا حساب دے گا اور یہ لوگ اللہ کی جانب جو ان کا رب ہے لوٹا دیے جائیں گے اور انھوں نے جو باطل معبود بنائے تھے وہ ان سے غائب ہوجائیں گے (یعنی ان کی کچھ مدد نہ کرسکیں گے)۔

۴۔ برادران عم زاد، برادر زادگان اور دوسرے عصبہ (قرابت دار)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱۔ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَآءِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝[۲۲]

(مریم: ۵)

(حضرت زکریا نے اللہ سے دعا کی) مجھے اپنے رشتہ داروں سے اپنے بعد اندیشہ ہے اور میری بیوی بانجھ ہے اس لیے تو مجھے ایک وارث عطا کر۔

۲۔ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝[۲۳] (الدخان: ۴۱)

جس دن کوئی قرابت دار کسی قرابت دار کے کام نہ آئے گا اور نہ ان کی حمایت کی جائے گی۔

---

[۲۰] ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ۔ سنن ابی داؤد۔ مطبعہ مصطفیٰ بابی حلبی، مصر ۱۳۷۱ھ۔ ج ۱، ص ۴۸۰

[۲۱] زمخشری۔ تفسیر کشاف، ج ۲، ص ۴۷

[۲۲] ایضاً، ج ۲، ص ۲۷۳

[۲۳] ایضاً، ج ۴، ص ۱۱۰

ایک عرب شاعر کہتا ہے:[۲۴]

رأیت الموالی الالی یخذلوننی — علی حدثان الدھر اذ یتقلب[۲۵]

میں نے اپنے برادران عم زاد کو دیکھا کہ وہ مجھے گردش زمانہ میں تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

عہد اموی کا ایک شاعر فضل بن عباس[۲۶] بنو امیہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

مھلاً بنی عمنا مھلاً موالینا — لا تنبشوا بیننا ما کان مدفونا

مھلاً بنی عمنا عن نحت اثلتنا — سیروا رویداً کما کنتم تسیرونا[۲۷]

اے ہمارے برادرانِ عم زاد نرمی اختیار کرو اور گڑی ہوئی عداوتوں کو نہ اکھاڑو۔ اے ہمارے عم زاد بھائیو ہماری بے عزتی نہ کرو اور وہی چال چلو جو تم پہلے چلتے تھے۔

۵۔ وارث:۔ قرآن میں ہے:

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ[۲۸] (النساء: ۳۳)

اور ہر ایسے مال کے لیے جسے والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں، ہم نے وارث مقرر کر دیے ہیں، اور جن سے تم نے عہد و پیمان باندھے ہیں انھیں ان کا حصہ دو۔

حدیث میں ہے:[۲۹] وَمَنْ اسلم علی یدہ رجل فھو مولاہ ای یرثہ کما یرث من اعتقہ۔

---

۲۴ تبریزی کی روایت ہے کہ یہ شعر مرہ بن عدا الفقعسی کا ہے جس کا تعلق بنو فقعس بن طریف سے ہے جو قبیلہ بنی اسد کی ایک شاخ ہے۔ (ابو زکریا یحیی بن علی تبریزی متوفی ۵۰۲ھ شرح الحماسہ۔ برحاشیہ دیوان الحماسہ مطبعہ جمالیہ مصر ۱۳۳۲ھ)

۲۵ ابو تمام حبیب بن اوس طائی متوفی ۲۳۱ھ۔ دیوان الحماسہ۔ مطبعہ جمالیہ، مصر، ۱۳۳۴ھ، ج ۱، ص ۱۶۱

۲۶ فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب بنو ہاشم کا ممتاز شاعر تھا۔ وہ عہد اموی کے مشہور شعرا فرزدق جریر اور عمر بن ابی ربیعہ کا معاصر تھا۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے دربار سے وابستہ اور اس کے متوسلین خاص میں تھا سلیمان کے ہاں اس کی پذیرائی نہ ہوئی اور وہ عطا و کرم سے محروم رہا۔ (ابو علی احمد بن محمد بن حسن مرزوقی متوفی ۴۲۱ھ شرح دیوان الحماسہ لجنۃ التالیف والترجمہ والنشر مصر ج ۱، ص ۲۲۴)

۲۷ ابو تمام طائی۔ دیوان الحماسہ۔ ج ۱، ص ۶۲

۲۸ زمخشری۔ تفسیر کشاف۔ ج ۱، ص ۳۹۴

۲۹ ابن اثیر جزری۔ النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر۔ ج ۴، ص ۳۴۶

جس مسلمان کے ہاتھ پر کوئی شخص اسلام لایا تو وہ (مسلمان) اس (نومسلم) کا مولی و وارث ہو گیا۔

۶۔ اولی و مناسب (اولیٰ بکم)

قرآن میں ہے: مَأْوٰىكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰىكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ [۳۱] (الحدید: ۱۵)

تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی تمھارے لیے مناسب ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

مشہور مخضرمی (جاہلی و اسلامی) شاعر لبید بن ربیعہ عامری [۳۲] کہتے ہیں:

فغدت كلا الفرجين تحسب انه   مولى المخافة خلفها وامامها [۳۳]

("مولی" سے مراد "اولیٰ" ہے۔ "مخافة" مقام خوف کو کہتے ہیں۔ "مولی المخافة" کے معنی ہیں سب سے اہم

---

۳۱ زمخشری۔ تفسیر کشاف۔ ج ۱، ص ۳۹۴۔

۳۲ لبید کی کنیت ابو عقیل ہے۔ وہ بنو عامر بن صعصعہ سے تعلق رکھتے تھے جو ایک مشہور مضری قبیلہ ہے۔ عہد جاہلیت کے مشہور شعرا اور شہسواروں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ بعثت نبوی کے بعد وہ اپنے قبیلے کے ساتھ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ جب عہد فاروقی میں کوفہ آباد ہوا تو لبید نے ہجرت کرکے کوفہ کی سکونت اختیار کی اور یہیں ۴۱ھ میں وفات پائی۔ لبید نے بڑی طویل عمر پائی۔ ان کے تمام اشعار دور جاہلیت کے ہیں۔ اسلام لانے کے بعد انھوں نے کوئی شعر نہ کہا اور جب ان سے شعر گوئی کی فرمائش کی گئی تو انھوں نے جواب دیا کہ "اللہ نے مجھے شعر کے عوض قرآن عطا فرمایا۔" یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انھوں نے زمانہ اسلام میں صرف ایک شعر کہا جو یہ ہے:

الحمد لله اذ لم ياتني اجلي   حتى لبست من الاسلام سربالا

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ لبید کا وہ اسلامی عہد کا شعر مندرجہ ذیل ہے:

ما عاتب المرء اللبيب كنفسه   والمرء يصلحه الجليس الصالح

المعلقات السبع جو سات بہترین عرب جاہلی قصائد پر مشتمل ہے، اس میں لبید کا قصیدہ چوتھا ہے۔

(محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ۔ الطبقات الکبریٰ۔ دار صادر بیروت، ۱۳۷۷ھ، ج ۶، ص ۳۳ و ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ۔ مطبعہ سعادۃ مصر، ۱۳۲۸ھ۔ ج ۳، ص ۳۲۶) لبید کا دیوان وائنا (آسٹریا) میں ۱۸۸۰ء میں چھپا اور اس کا جرمن ترجمہ لیڈن سے ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا (جرجی زیدان متوفی ۱۹۱۴ء۔ تاریخ آداب اللغۃ العربیہ۔ دار الہلال مصر ۱۹۵۷ء۔ ج ۱، ص ۱۲۱)

۳۳ المعلقات السبع۔ قصیدہ لبید عامری۔ مطبع قیومی، کان پور، ص ۴۷۔

مقام خوف[۳۳]۔ شعر کے معنی یہ ہیں کہ وہ وحشی گائے یہ سمجھ کر کہ عقب اور سامنے کے دونوں ہی راستے خوف اور ڈر کے لیے زیادہ مناسب ہیں، صبح صبح وہاں سے چل دی)۔

۷۔ منعم (احسان کرنے والا) و معتِق (آزاد کرنے والا) (بصورت فاعلی)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "ومن تولی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین"[۳۴]

جس شخص نے اپنے آزاد کرنے والوں اور محسنوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے موالات اور عہد کر لیا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

۸۔ منعَم علیہ (جس پر احسان کیا گیا ہو) و معتَق (آزاد کردہ) (بصورت مفعولی)

حدیث میں ہے: "مولی القوم من انفسہم"[۳۵]

(قوم کا آزاد کردہ شخص انہی میں سے ہوتا ہے)۔ یعنی اس کے حقوق و فرائض اس کے آزاد کرنے والوں کے مانند ہیں۔ چوں کہ مولی کے معنی آزاد کنندہ اور آزاد کردہ دونوں ہی ہیں اس لیے اربابِ لغت و حدیث نے فرق کی غرض سے آزاد کنندہ کو "المولی الاعلیٰ، ومولی من فوق" اور آزاد کردہ کو "المولی الاسفل، ومولی من تحت" کہا ہے[۳۶]

۹۔ عبد (غلام) و تابع[۳۷]: حصین بن حمام مری[۳۸] کہتا ہے:

---

[۳۳] ابن منظور افریقی۔ لسان العرب۔ ج ۲۰، ص ۲۹۱

[۳۴] امام بخاری۔ صحیح البخاری۔ ج ۱، ص ۲۵۲ (کتاب فضائل المدینہ، باب حرم المدینہ) امام بخاری نے یہ حدیث اس کے علاوہ دو اور مقامات پر روایت کی ہے (ج ۲، ص ۱۰۰۰۔ کتاب الفرائض، باب من تبرع فی موالیہ اور ج ۲، کتاب الاعتصام بالسنۃ، باب الاقتدار بافعال النبیؐ)

[۳۵] امام بخاری۔ صحیح البخاری۔ ج ۲، ص ۱۰۰۰

[۳۶] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ۔ جامع الترمذی۔ مطبعہ صاوی، مصر۔ ۱۳۵۲ھ۔ ج ۸، ص ۲۵۶ و ابن حزم اندلسی۔ جمہرۃ انساب العرب۔ ص ۱۴۲، و ۲۲۵

[۳۷] مجدالدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی شیرازی متوفی ۸۱۷ھ۔ القاموس المحیط، طبع مصطفیٰ البابی حلبی، مصر ۱۳۷۱ھ۔ ج ۴، ص ۴۰

[۳۸] حصین بن حمام بنو غطفان کی مشہور شاخ بنو مُرہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اسے بالاتفاق عہدِ جاہلیہ کے کم گو شعرا

(باقی ص ۲۹ پر)

لعمری لقد جئتم بسنة اشأما مـوالی موالینا یسبو نسائنا

ہمارے موالی کے غلام بھی ان کے ساتھ جنگ کی غرض سے آئے ہیں تاکہ ہماری عورتوں کو گرفتار کر کے لے جائیں میری زندگی کی قسم یہ بڑی منحوس بات ہے۔

۱۰۔ حلیف

حدیث میں وارد ہے ،" من والی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعین ۔" [۳۹]

جس شخص نے اپنے موالی کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے "عہد و پیمان باندھ لیا" تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو)

ایک عربی شاعر، جس کے حلیف کو اس کے برادرِ عم زاد نے مار ڈالا تھا، کہتا ہے:

ساٰخذ منکم اٰل حزنٍ لحوشب وان کان مولیً لی وکنتم بنو ابی [۴۰]

اے بنی حزن! میں تم سے عنقریب حوشب کا انتقام لوں گا۔ اگرچہ وہ میرا حلیف ہے اور تم میرے برادرانِ عم زاد ہو۔ [۴۱]

۱۱۔ محب، دوست اور قریب

قرآن میں ہے :۔ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَمَوَالِيۡكُمۡ ؕ [۴۲] (احزاب : ۵)

سب سے عمدہ شاعر سمجھا گیا ہے۔ اس کا مشہور قصیدہ فخریہ ہے جس کا مطلع یہ ہے:

جزی اللہ افناء العشیرة کلها بدارة موضوع عقوقا و مأثما

اس قصیدہ کو مفضل ضبی نے 'مفضلیات' میں جو عہدِ جاہلی کے شعرا کا قدیم ترین مجموعۂ اشعار ہے، نقل کیا ہے۔ شعر زیرِ حوالہ اسی قصیدہ میں شامل ہے۔ اس نے زمانۂ اسلام پایا اور عہدِ رسالت میں وفات پائی۔ ابن ماکولا کا خیال ہے کہ حصین صحابی تھا۔ (تبریزی۔ شرح دیوان الحماسہ۔ ج ۱، ص ۵۴ و ابن حجر۔ الاصابہ۔ ج ۱، ص ۳۳۶)

۳۹ھ امام بخاری۔ صحیح البخاری۔ ج ۲، ص ۱۰۸۴

۴۰ھ ابو تمام طائی۔ دیوان الحماسہ۔ ج ۱، ص ۸۸ و ۹۹

۴۱ھ مرزوقی۔ شرح الحماسہ۔ ج ۱، ص ۲۱۳

۴۲ھ زمخشری۔ تفسیر کشاف۔ ج ۲، ص ۵۳۰

تم انھیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے، اور اگر تم ان کے باپوں کے نام سے واقف نہ ہو تو وہ تمھارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔

ایک شاعر کہتا ہے:

وَمولیً جفت عنہ الموالی کأنّہ — من البوسِ مطلیٌّ بہ القارُ اجرب

اور کتنے ایسے قریب و دوست ہیں جنھیں ان کے اقربا اور دوستوں نے چھوڑ دیا اور وہ لوگ ان سے یوں کتراتے ہیں جیسے خارش زدہ اونٹ سے، جس پر القطرہ اور تیل مل دیا گیا ہو، لوگ کتراتے ہیں۔

۱۲- پڑوسی:- مولی، پڑوسی اور ہمسایہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۱۳- صاحب (والا) مثلاً: مولی سوءۃ: برائی والا۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے:

ولست بمولی سوءۃٍ ادّعیٰ لہا — فان لسوّاتِ الامور موالیا[۴۵]

میں برائی والا نہیں ہوں کہ اس کی جانب منسوب کیا جاؤں، کیوں کہ برے کاموں کے کرنے والے دوسرے لوگ ہیں۔[۴۶]

۱۴- صہر (رشتۂ ازدواج کے سبب سے قرابت دار بن جانے والے — خسر، داماد و سالے وغیرہ)[۴۷]

۳- اقسام

عربی زبان میں مختلف استعمالات کی بنا پر اہل لغت نے مولی کی متعدد قسمیں کی ہیں۔ مشہور لغوی ابوعبیدہ[۴۸]

۴۴ھ ابو تمام طائی۔ دیوان الحماسہ۔ ج ۲، ص ۲۴ — ۴۴ھ ابن اثیر جزری۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر ج ۴، ص ۲۲۶

۴۵ھ ابو تمام طائی۔ دیوان الحماسہ۔ ج ۱، ص ۱۳۵ — ۴۶ھ مرزوقی۔ شرح الحماسہ۔ ج ۱، ص ۴۵

۴۷ھ ابن اثیر جزری۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر۔ ج ۴، ص ۲۲۴

۴۸ھ ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ یہودی النسل اور فارسی الوطن تھا۔ وہ قریش کی شاخ بنی تیم کا مولیٰ تھا اور ۱۱۰ھ میں بصرہ میں پیدا ہوا [illegible] ہارون کے وزیر فضل بن ربیع کی دعوت پر بغداد آیا اور یہیں ۲۰۹ھ میں وفات پائی۔ چونکہ وہ لوگوں کے نسب میں طعن کرتا تھا اس لیے اس کے جنازے میں کوئی شریک نہ ہوا۔ مذہبی اعتبار سے اس کا رجحان طبع خارجیوں کے فرقہ اباضیہ کی جانب تھا اور سیاسی لحاظ سے وہ شعوبی گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے عربوں کی برائی میں متعدد کتابیں تحریر کیں۔ وہ اپنے عہد کا سب سے بڑا لغت، ادب اور اخبار عرب کا عالم تھا۔ وہ پہلا شخص ہے جس

(باقی حاشیہ ۳۱ پر)

کی روایت ہے کہ مولیٰ کی چھ قسمیں ہیں :

۱۔ عصبات و ورثہ (چچازاد بھائی، چچا، بھائی، بیٹا وغیرہ)

۲۔ ناصر، معین و مددگار

۳۔ ولی اور متولی امور۔ عرب کہتے ہیں رجلٌ ولاءٌ اور قومٌ ولاءٌ یعنی رجلٌ ولیٌ اور قومٌ اولیاءٌ کیوں کہ لغت میں لفظ "ولاء" مصدر ہے اور مصدر تثنیہ وجمع نہیں ہوتا۔

۴۔ مولی الموالات : اور یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے اور اس سے "موالات" کرلے۔

۵۔ مولیٰ نعمت : اور یہ آزاد کرنے والا آدمی ہے جس نے اپنے غلام کو آزاد کرکے اس پر انعام واحسان کیا۔

۶۔ مولیٰ : وہ شخص جسے آزاد کردیا جائے، کیوں کہ وہ برادرِ عم زاد کی طرح ہوجاتا ہے اور اس کی حمایت آزاد کرنے والے پر واجب ہوجاتی ہے۔ اور اگر ایسا شخص مرجائے اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو یہ آزاد کرنے والا شخص اس کا وارث بھی ہوتا ہے[۱۵۴]

دوسرے عالم لغت ابن سلام[۱۵۵] نے مولیٰ کے مندرجہ ذیل اقسام کی نشان دہی کی ہے :

نے غریب حدیث میں کتاب تصنیف کی۔ اس کی تصانیف کی تعداد دوسو کے قریب ہے جو تمام کی تمام ناپید ہیں۔ صرف ایک "کتاب الخیل" موجود ہے جو ۱۳۵۸ھ میں حیدرآباد سے دائرۃ المعارف کی زیرِ نگرانی شائع ہوئی ہے۔ گھوڑوں پر اس کی ایک دوسری کتاب الدیباجہ کو ابن قتیبہ نے بغیر کسی حوالے کے اپنی کتاب ادب الکاتب میں نقل کیا ہے۔ اس کے اقتباسات عیون الاخبار میں موجود ہیں۔ جاحظ نے کتاب الحیوان میں بھی اس کے مباحث نقل کیے ہیں۔ اس کے تلامذہ میں یونس بن حبیب، ابوعمرو بن علاء، ابوعبید قاسم بن سلام جیسے علما شامل ہیں۔ مشہور عباسی شاعر ابونواس نے بھی اس کے آگے زانوئے تلمذ تہ کیا ہے۔ مبرد، جاحظ اور ابن قتیبہ نے اس کی شان دار الفاظ میں تعریف کی ہے۔ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں، یاقوت حموی نے ارشاد الاریب میں اور ابن ندیم نے الفہرست میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مشہور محدث دارقطنی نے اس کی روایت حدیث کو لینے کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "اس میں کوئی حرج نہیں الا یہ کہ وہ کسی قدر خوارج کی ہم خیالی سے متہم ہے۔" (ابوعبیدہ۔ کتاب الخیل۔ دائرۃ المعارف حیدرآباد (دکن : ۱۳۵۸ھ۔ حواشی از سالم کرنکوی، ص ۱۴۴–۱۴۸)

[۱۵۴] ابن منظور افریقی۔ لسان العرب۔ ج ۲۰، ص ۲۸۹

[۱۵۵] محمد بن سلام مشہور [illegible] قریش کے موالی میں تھا۔ اس کی ولادت اور نشوونما بصرہ میں [illegible]

۱۔ مولیٰ فی الدین : اللہ فرماتا ہے : " ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ "۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : " مزینة وجهینة واسلم وغفار موالی اللہ ورسوله "[۱۵]

۲۔ مولی الحلف : حلیف یعنی جس کی عزت تمھاری عزت ہے اور جس کی قوت کا انحصار تمھاری حمایت پر ہے۔

۳۔ آزاد کردہ غلام : اسے اس لیے مولیٰ کہا جاتا ہے کہ اس کا انتساب آزاد کرنے والے کے نسب کے ساتھ ہوتا ہے[۱۶]

خلاصہ بحث

مولیٰ سے متعلق ان تمام معانی و استعمالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سہولتِ بحث کے لیے اس کی مندرجہ ذیل قسمیں کی جا سکتی ہیں۔

۱۔ مولی القرابة والولادة : رشتہ دار نسبی یا نسبتی مثلاً بھائی، چچا، چچازاد بھائی، بھتیجا، بھانجا، داماد، خسر اور سالا وغیرہ۔

۲۔ مولی الحلف والیمین :۔ معاہدہ اور عہد و پیمان کے ذریعے موالات قائم کرنے والے اشخاص و قبائل۔

حُصین بن حُمام مری کہتا ہے :

اس کا شمار اساطین لغت و ادب عربی میں ہوتا ہے۔ اس کے تلامذہ میں اس عہد کے بہت سے اہلِ علم شامل ہیں جن میں نمایاں حیثیت مشہور لغوی ثعلب کو حاصل ہے۔ طبقات الشعرا اس کی اہم تصنیف ہے جو عرب کے شعرائے قدیم کے حالات میں قدیم ترین کتاب ہے۔ ابن سلام نے بغداد میں ۲۳۲-۲۳۱ھ میں وفات پائی۔ (جمال الدین ابوالحسن علی بن یوسف قفطی متوفی ۶۴۶ھ۔ انباہ الرواۃ علی انباہ النحاۃ۔ دار الکتب مصریہ، ۱۳۷۴ھ۔ ج ۳، ص ۱۴۳-۱۴۵)

[۱۵] یہ حدیث لسان العرب جلد بستم صفحہ ۲۸۸ میں اتنی ہی نقل ہوئی ہے۔ پوری حدیث صحیح البخاری جلد اول صفحہ ۴۹۸ (مطبوعہ مطبعہ ہاشمی میرٹھ) میں یوں ہے : " قریش والانصار وجهینة ومزینة واسلم وغفار واشجع موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسوله "

[۱۶] ابن منظور افریقی۔ لسان العرب۔ ج : ۲۰، ص ۲۸۸

نقلت لهم یا آل ذبیان ما لکم تفاقدتم لا تقدمون مقدما

موالیکم مولی الولادة منهم ومولی الیمین حابس قد تقسما[۵۳]

میں نے ان سے کہا کہ اے بنو ذبیان تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم جنگ میں اپنے شایانِ شان پیش قدمی نہیں کرتے۔ تمہارے موالی، جن میں موالی ولادت (رشتہ دار) اور موالی یمین (حلفا) سبھی شامل ہیں، رکے ہوئے ہیں اور منتشر ہو گئے ہیں)۔

مشہور جاہلی شاعر نابغہ جعدی[۵۴] کہتا ہے:

موالی حلف لا موالی قرابة ولکن قطینا یسألون الاتادیا[۵۵]

وہ حلیف ہیں رشتہ دار نہیں ہیں لیکن گھر والے ان سے متعلق عجیب و غریب سوالات کر رہے ہیں۔

۳- مولیٰ فی الدین: دینی یگانگت کی وجہ سے جو موالات اور دوستی قائم ہو جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ" (احزاب: ۵)

پس اگر تم ان کے باپوں سے واقف نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور مولیٰ (دینی دوست) ہیں۔

۴- مولیٰ نعمت: آقا، غلام، غلام کو آزاد کرنے والا اور آزاد شدہ غلام۔ آقا کو جو اپنے غلام کو آزاد کر دے "المولی الاعلیٰ" اور "مولی من فوق" کہتے ہیں جبکہ غلام کو آزادی کے بعد "المولی الاسفل" اور "مولی من تحت" کہتے ہیں۔

---

[۵۳] ابو تمام طائی - دیوان الحماسہ - ج ۱، ص ۱۲۶۔

[۵۴] نابغہ جعدی کا نام قیس بن عبداللہ یا باختلاف روایت حبان بن قیس بن عبداللہ ہے مشہور مضری قبیلہ بنو قیس کی شاخ بنو جعدہ سے اس کا تعلق ہے۔ وہ عہد جاہلی کا مشہور شاعر ہے۔ اس نے عہدِ جاہلیہ میں معاد و وجود باری سے متعلق غور و فکر کیا، بتوں کی پرستش چھوڑ دی اور دیگر مشرکانہ رسوم سے اجتناب برتا۔ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام لایا۔ اس نے قبولِ اسلام کے بعد شعر و شاعری سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ بڑی لمبی عمر پائی اور ابن زبیرؓ کے عہدِ خلافت (۶۴-۷۳ھ) میں وفات پائی۔ ابو زید قرشی نے جمہرۃ اشعار العرب میں اس کا قصیدہ بھی شامل کیا ہے۔ (ابن عبد البر قرطبی متوفی ۴۶۳ھ - الاستیعاب فی اسماء الاصحاب - برحاشیہ الاصابہ لابن حجر عسقلانی جلد سوم - مطبعۃ سعادۃ، مصر ۱۳۲۸ھ، ص ۵۸۱، ۵۸۲)

[۵۵] ابن منظور افریقی - لسان العرب - ج ۲۰، ص ۲۹۰۔

۱۔ حدیث میں ہے: "ایما عبد نکح بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل۔"
جس غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔

۲۔ حصین بن حمام مری کہتا ہے:

موالی موالینا یسبوا نسائنا لعمری لقد جئتم بسنۃ اشأما

ہمارے دشمنوں کے ساتھ ان کے غلام بھی ہم سے جنگ کرنے اور ہماری عورتوں کو گرفتار کرنے آئے۔ خدا کی قسم یہ بڑی بُری بات ہے۔

۳۔ حدیث ہے: من تولی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔
جس نے اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے عقد موالات باندھا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

۴۔ ایک دوسری حدیث ہے: "مولی القوم من انفسھم"
قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

۵۔ مولی الموالات: ایسا شخص جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرکے اس کا مولی ہو جائے۔
حدیث میں ہے: "قال (تمیم الداری) سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السنۃ فی رجل من اھل الشرک یسلم علی ید رجل من المسلمین۔ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ھو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ۔"[۵۵۶]

---

[۵۵۶] ترمذی۔ جامع الترمذی۔ مطبعہ علوم، دہلی ۱۲۶۵ھ، ص ۳۵۰۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام ترمذی نے یہ لکھا ہے کہ ہمیں یہ حدیث تمیم داری کے سوا کسی اور سلسلے سے نہیں ملی۔ ابن اثیر جزری نے النہایہ جلد چہارم، ص ۲۲۶ میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد مندرجہ ذیل جملے تحریر کیے ہیں:

ذھب قوم الی العمل بھذا الحدیث۔ واشترط اٰخرون ان یضیف الی الاسلام علی یدہ المعاقدۃ والموالاۃ ــ وذھب اکثر الفقھاء الی خلاف ذلک وجعلوا ھذا الحدیث بمعنی البر والصلۃ ورعی الذمام۔ ومنھم من ضعف الحدیث۔

کچھ لوگ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ قبول اسلام کے ساتھ ساتھ عہد وپیمان اور موالات بھی ضروری ہے۔ دوسرے فقہا کی رائے اس کے خلاف ہے، اور انھوں نے اس حدیث سے احسان، صلہ رحم اور رعایتِ ذمہ کے معنی لیے ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی فقہا ہیں جنھوں نے اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے۔

(تمیم داری روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مشرک شخص کے بارے میں مسنون طریقہ دریافت کیا جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلے (یعنی اس مسلمان کرنے والے اور مسلمان ہونے والے کے مابین کس قسم کا تعلق رکھنا سنت ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ (مسلمان کرنے والا) اس (مسلمان ہونے والے) کی موت وحیات میں تمام لوگوں سے زیادہ مرجح اور حق دار ہے)۔

ایک دوسری حدیث ہے:

من اسلم علی یدہ رجل فہو مولاہ۔

جس (مسلمان) کے ہاتھ پر کوئی (غیر مسلم) اسلام قبول کرتا ہے تو وہ (مسلمان) اس (نومسلم) کا مولی ہو جاتا ہے۔
درحقیقت "مولی النعمۃ" اور "مولی الموالاۃ" عرب جاہلیت میں حمایت اور امداد حاصل کرنے کی غرض سے بنائے جاتے تھے۔ اسلام نے ان دونوں طریقوں کو باقی رکھا۔ ارشاد نبوی ہے:

ان مولی القوم منہم وحلیفہم منہم۔

یہاں "مولی" سے "مولی النعمۃ" (مولی العتاقۃ = آزاد کردہ شخص) اور "حلیف" سے "مولی الموالاۃ" مراد ہیں، کیوں کہ یہ عربوں کا قاعدہ تھا کہ وہ "موالات" کو حلف یعنی قسم سے پختہ کرتے تھے[۵۷]

---

[۵۷] برہان الدین ابوالحسن المرغینانی متوفی ۵۹۳ھ۔ الہدایہ۔ مطبع حیدری، بمبئی ۱۲۷۹ھ۔ ج ۳، ص ۳

(بقیہ تاثرات)

مساوات اسلامی احکام کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہر انسان اس کے نزدیک برابر کا درجہ رکھتا ہے۔ کوئی بھی شخص ہو، اور کسی بھی علاقے اور طبقے سے تعلق رکھتا ہو، اسلام کے نزدیک معزز و محترم ہے اور وہی انسانی حقوق رکھتا ہے جو کسی بڑے سے بڑے اور قدیم سے قدیم مسلمان کے ہو سکتے ہیں۔ ہر معاملے میں اس کے ساتھ برابری کا سلوک ہوگا۔ اونچ نیچ کا کوئی تصور مسلمانوں میں پایا نہیں جاتا۔
یہی وہ زریں اصول ہیں جو غیر مسلموں کو متاثر کرتے اور اپنی طرف کھینچتے ہیں۔